Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۶ھ ۹ شہادت ۱۳۵۵ہش ۹ اپریل سنہ ۱۹۷۶ء	نمبر ۸۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو دُنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے

دُنیا کو ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو

"کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دُنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دُنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دُنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتبِ عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دُنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دُنیا مقصود بالذّات نہ ہو بلکہ حصولِ دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے اِنسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ کہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اِس طرح پر انسان دُنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً اِس میں بھی دُنیا کو مقدّم کیا ہے لیکن کس دُنیا کو؟ حسنۃ الدُّنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اِس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دُنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے اور ساتھ ہی حسنۃ الدُّنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دُنیا کا ذکر آگیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دُنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئیں۔ دُنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوعِ انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دُنیا بے شک حسنۃ الآخرۃ کا موجب ہوگی"۔

(الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل ضعف بہت رہا اور بے چینی بھی رہی۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا بخشے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلّغِ اسلام کی صحت مسلسل سر درد اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے ایک عرصہ سے کمزور چلی آرہی ہے۔ بسا اوقات سر یکدم چکرا جاتا ہے جس کی وجہ سے کھڑا رہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تبشیر)

تقسیم ٹکٹ اجتماع انصار اللہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ (نمائندہ اجلاس) ایوانِ محمود میں منعقد ہوگا اور داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء کو صبح نو بجے سے پانچ بجے شام تک دفتر انصار اللہ سے ٹکٹیں جاری ہوں گی دوست حاصل فرمالیں۔

(منتظم تقسیم ٹکٹ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری گذارش

امرائے کرام وصدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ مالی سال ختم ہونے میں اب بہت کم عرصہ رہ گیا ہے اس لئے ازراہِ کرم نظارت بیت المال کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے دیگر احباب کے علاوہ تاجر اصحاب زمیندار اصحاب اور آزاد پیشہ اصحاب مثلاً وکلاء، ڈاکٹر، ٹھیکیدار اور انجنیئر اصحاب سے لازمی چندہ جات کی وصولی ان کی اصل آمد کے مطابق فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے۔ (نظارت بیت المال آمد)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۹ رشہادت ۱۳۵۵ ہش

۹ راپریل ۱۹۷۶ء

"اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو"

(حضرت مسیح موعودؑ)

حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"ہماری جماعت ہر سال مالی جہاد کے میدان میں جس طرح ترقی کرتی چلی جاتی ہے اور جس طرح وہ خدائی فضلوں کی مورد ہے اسے دیکھتے ہوئے مجھے کامل یقین ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام تک جماعت نہ صرف ساڑھے آٹھ لاکھ کی وہ کمی پوری کرے گی جو اس وقت ہمیں نظر آتی ہے بلکہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی وہ بجٹ کی حدود سے آگے نکل جائے گی اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(الفضل ۳ راپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۱)

ان دنوں صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال اپنے اختتام کو پہنچنے والا ہے جملہ احمدی جماعتوں کے عہدیداروں اور مخلصین جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پوری طرح سرگرم عمل ہو جانا چاہیئے اور کوشش کرنا چاہیئے کہ نہ صرف ان کی جماعت کا بجٹ بروقت پورا ہو جائے بلکہ وہ حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق بجٹ کی حدود سے بھی آگے نکل کر مالی جہاد اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن پاک نے بڑی کثرت کے ساتھ جا بجا مالی جہاد کی اہمیت و فضیلت کو واضح کیا ہے اور مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (البقرہ) کہ اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرو!

اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کو کامیابی کی خوشخبری دیتا ہے۔ چنانچہ مومنوں کی اس صفت کا ذکر کرنے کے بعد کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا وہ اسے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں) فرماتا ہے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (البقرہ) یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مالی قربانی کو تزکیۂ نفس کا ایک اہم ذریعہ قرار دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے :-

خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَةً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا (توبہ)

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ان کے اموال میں کمی واقع ہو جائے گی ان کے اس وسوسہ کا ازالہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً (البقرہ) یعنی کیا کوئی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑہ کاٹ کر دے تاکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کے مال کو پہلے سے بھی بہت بڑھا دے!

خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے کو اللہ تعالیٰ نے منافقت سے تعبیر کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے :-

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُھُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَھُمْ (التوبہ)

یعنی منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ہی ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں کے خلاف تعلیم دیتے ہیں اور ان کی ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں۔

قرآن کریم کی ان آیات سے مالی قربانی کی فضیلت و اہمیت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ تو مالی قربانی کا خاص تعلق ہے۔ کیونکہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی معہود کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے جہاں یہ بتایا کہ اس زمانہ میں لوگ مال و دولت سے غیر معمولی محبت رکھتے ہوں گے وہاں مہدی کے متعلق یہ بھی واضح کر دیا کہ "ویعطی المال" (تفسیر روح المعانی جلد ۲) یعنی وہ مال دیا کرے گا۔ ایک دوسری حدیث میں یفیض المال کے الفاظ آتے ہیں۔ جس کی شرح میں مفسرین نے لکھا ہے کہ مال کے فیضان سے نزولِ برکات اور ظہورِ خیرات مراد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جہاں اہلِ دنیا مال و دولت سے بے انتہا پیار کریں گے وہاں اس کے مقابلہ میں مہدی موعود علیہ السلام کی جماعت سے تعلق رکھنے والے خوش قسمت اصحاب کی یہ حالت ہوگی کہ وہ اپنے اموال اسلامی فیوض و برکات کو پھیلانے کے لئے بے دریغ خرچ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلوب میں اسلام کی توسیع و اشاعت کے لئے اتنا جوش عطا کرے گا کہ وہ مال و دولت کو بالکل ہیچ اور حقیر شے سمجھیں گے اور اسے بے دریغ اسلام کی راہ میں قربان کرتے چلے جائیں گے بلکہ حق یہ ہے کہ اسی میں انہیں لذت محسوس ہوگی۔

یہ ہماری انتہائی خوش بختی ہے کہ ہمیں اس نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اس خوش قسمتی کی قدر کرے اور اس جماعت کی جو خصوصیات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں انہیں اختیار کرنے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ان ارشادات کو ہر لحظہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ :-

"خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص میری جماعت میں سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا ..... تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ دل میں تکبر کرو اور خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے ..... اس وقت کی قدر کرو ..... خدمت میں جان توڑ کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

"میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے ...... اس (سلسلہ) کی ترقی کے لئے سعی کرنا خدا تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔ یہ وعدے خدا کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دیگا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا میں بھی اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، ۳۹۴)

احباب جماعت کو دین کی راہ میں مالی قربانی کرتے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد بھی ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہیئے۔

"یاد رکھو کہ آمد کی زیادتی کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ کسی وقت تم اپنے چندوں سے آزاد ہو جاؤ گے یا کوئی وقت جماعت پر ایسا بھی آجائے گا جب تم سے مالی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ میں ایک انسان ہوں اور آخر ایک دن ایسا آئے گا جب میں مر جاؤں گا اور پھر اور لوگ جماعت کے خلفاء ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ اس وقت کیا حالات ہوں گے اس لئے میں ابھی سے تم کو نصیحت کرتا ہوں تاکہ تمہاری اولادوں کو ٹھوکر نہ لگے .... جس دن تمہاری تسلی اس بات پر ہو جائے گی کہ روپیہ بہت آنے لگ گیا ہے اب قربانی کی کیا ضرورت ہے اسی دن تم سمجھ لو کہ جماعت کی ترقی بھی ختم ہو گئی۔ جماعت روپیہ سے نہیں بنا کرتی بلکہ انسانوں سے بنتی ہے اور آدمی بغیر قربانی کے کبھی تیار نہیں ہو سکتے۔ اگر دس ارب روپیہ بھی آنا شروع ہو جائے تب بھی ضروری ہوگا کہ ہر زمانہ میں جماعت سے اسی طرح مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے جس طرح آج کیا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ ابھی تو بڑی بڑی قربانیاں جماعت کے سامنے آئی ہی نہیں ہیں۔" (الفضل ۷ راپریل ۱۹۴۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۷ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ اور مقام رحمۃ للعالمین

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فیجی مشن

ریڈیو فیجی سے نشر کیا گیا

ہمارے پیارے رسول آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل ۵۷۰ عیسوی میں عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان مکہ کا رئیس تھا اور قریش آپ کی قوم تھی آپ یتیم پیدا ہوئے تھے۔ چھ سال کی عمر میں آپ کی والدہ وفات پاگئیں۔ جن کا نام آمنہ تھا اس کے بعد آپ اپنے دادا عبدالمطلب کے ہاں پرورش پانے لگے جو آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ مگر آپ ابھی آٹھ سال کی عمر کو ہی پہنچے تھے کہ دادا بھی وفات پاگئے۔ پھر آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے ہاں پرورش پائی۔ وہ بھی آپ سے بہت محبت کا سلوک کرتے تھے۔

جب آپ جوانی کی عمر کو پہنچے۔ تو مکہ والوں نے دیکھا کہ آپ اخلاق فاضلہ کا بہترین اور اعلیٰ نمونہ ہیں اور آپ کی سیرت طیبہ اعمال صالحہ اور خصائل حمیدہ کی جامع ہے۔ اسی بناء پر وہ لوگ آپ کو صدوق اور امین کے نام سے ہی پکارتے تھے۔ یعنی یہ شخص ہم میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا اور ہم سب میں زیادہ امانت دیانت والا ہے۔

جب آپ پچیس سال کی عمر کو پہنچے تو مکہ کے ایک شریف خاندان کی ایک شریف اور دولت مند بیوہ سے آپ نے شادی کی جن کا نام خدیجہ تھا حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی شادی کے بعد انہوں نے نہایت خوشی اور رضا و رغبت سے اپنا سارا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا کہ آپ جیسے چاہیں اسے استعمال میں لائیں۔ آپ نے لونڈی اور غلام تو سب آزاد کر دئے اور مال غرباء میں تقسیم کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والوں میں ہی رہتے تھے۔ مگر ان کی عملی حالتیں اور عادات و رسوم اتنی بری تھیں کہ آپ کو ذرہ بھی پسند نہ تھیں۔ آپ ان کی بت پرستی سے اور بری عادات ورسوم سے سخت بیزار تھے آخر جب تیس سال سے کچھ زیادہ عمر کے آپ ہوئے تو آپ ان لوگوں سے الگ وقت گذارنے لگے اور مکہ کے قریب ہی ایک پہاڑ کی غار میں جا کر اکثر وقت رہتے۔ جو غار حرا کے نام سے مشہور ہے۔ آپ گھر سے کئی دن کا کھانا بنوا کر اپنے ساتھ لے جاتے اور وہاں آپ ذکر الٰہی۔ عبادت اور دعاؤں میں مصروف رہتے۔

ایک دن اسی غار حرا میں آپ نے ایک کشفی نظارہ دیکھا کہ آپ کے پاس خدا کا فرشتہ انسانی شکل میں آیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا "اقرأ" پڑھ آپ نے فرمایا "ما انا بقارئ" میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ اس پر اس نے آپ کو دو تین دفعہ زور سے بھینچا اور پھر کہا کہ "اقرأ" پڑھ۔ تو آپ نے اس کے الفاظ دہرانے شروع کئے جو یہ ہیں

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ
الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ
اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ
يَعْلَمْ

یعنی تو اپنے رب کا نام لیکر پڑھ جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے اور جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو پڑھ کر سناتا رہ کیونکہ تیرا رب بڑا اکرم ہے وہ رب جس نے قلم کے ذریعہ لکھنا سکھایا ہے اور آئندہ بھی سکھائے گا اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا

یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو سب سے پہلے آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کے بعد حسب موقعہ مختلف اوقات میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے خدا کا کلام آپ کی زندگی کے آخری دنوں تک نازل ہوتا گیا۔

یہی قرآن کریم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کو اسی وقت یاد کر لیتے تھے۔ جب وہ نازل ہوتا تھا آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک حصہ بھی قرآن کریم یاد کر لیتا تھا اور ان کو سارا قرآن کریم یاد تھا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کو اسی وقت لکھوا بھی لیتے تھے۔ جب وہ نازل ہوتا تھا اور قرآن کریم سارے کا سارا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں لکھوا کر محفوظ کر دیا تھا اور وہی قرآن کریم آج تک دنیا میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔ تو جو خوش نصیب افراد آپ پر فوراً ایمان لائے وہ یہ چار تھے۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ دوسرے حضرت زیدؓ تیسرے آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ چوتھے حضرت علیؓ۔ پھر رفتہ رفتہ اسلام کی آواز بلند ہوئی شروع ہوئی اور مکہ میں کچھ غلاموں اور نوجوانوں کا گروہ آپ پر ایمان لایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا اور اہم پیغام یہ تھا کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ کے پیغام کا ایک حصہ یہ تھا کہ سب انسانوں کے حق پورے طور پر ادا کرو۔ ظلم نہ کرو دوسرے کا مال ناجائز طریق پر نہ کھاؤ۔ چوری نہ کرو قتل نہ کرو۔ تکبر نہ کرو۔ ماں باپ کی عزت کرو ان کا حق خدمت ادا کرو ہمسایہ سے نیک سلوک کرو چھوٹوں پر رحم کرو۔ بڑوں کی عزت کرو۔

یہ تعلیم عرب کے بت پرستوں کے لئے نہایت شدید بدگمان تھی۔ اسلام بدرسوم کو مٹانا چاہتا تھا اور عرب کے لوگ ان ہی بدرسموں کے غلام تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ رکھا تھا اور پتھروں کے ۳۶۰ بت بنا رکھے تھے اور ان ہی کی پرستش کرتے تھے۔

انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے لئے کمر ہمت کس لیں اور سخت ناجائز حربوں سے آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو دکھ دینے لگے۔ گالیاں بھی دیتے تھے۔ آپ کے گھر میں گندی چیزیں پھینک دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا اور آپ کے ماننے والوں کا انہوں نے بائیکاٹ کر دیا اور ایک جگہ "شعب ابی طالب" میں ان کو بند کر دیا اور کھانے پینے کی کوئی چیز ان کے پاس پہنچنے نہیں دیتے تھے

مکی زندگی میں نبوت کے دسویں سال آپ نے تبلیغ حق کا فریضہ ادا کرنے کے لئے طائف شہر جانے کا پروگرام بنایا۔ طائف عرب کا ایک مشہور شہر ہے اور مکہ سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں واقع ہے۔ آپ کا جاں نثار صحابی زیدؓ اس سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے وہاں کے تمام لوگوں بڑوں اور چھوٹوں کو خدا کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔ مگر ان لوگوں نے بھی حق کو قبول نہ کیا بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر سے باہر نکالنے کا منصوبہ طے کیا۔ انہوں نے اپنے ساتھ آوارہ لڑکوں کو اکسایا اور پتھروں سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارنے شروع کر دئے اور دھکیلتے ہوئے آپ کو شہر سے باہر لے گئے۔ آپ کے پاؤں لہولہان ہو گئے۔ آپ کا وفادار خادم زیدؓ بھی آپ کو بچاتے ہوئے زخمی ہو گیا۔ سارے تین میل تک ان لوگوں نے آپ کا پیچھا کیا اور متواتر آپ پر پتھر برساتے رہے۔ مگر یہ کتنی حیران کن بات ہے کہ طائف کے لوگ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسا رہے تھے اور آپ ان کے حق میں یہ دعا فرما رہے تھے۔ کہ

"الٰہی ان لوگوں کو معاف فرما کہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں"۔

طائف کا واقعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقلال اور اعلیٰ شان کا بہترین نمونہ ہے عیسائی مصنف سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد میں آپ کے سفر طائف کا ذکر کرکے لکھتا ہے۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفر طائف میں عظمت و شجاعت کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے ایک تنہا شخص جسے اس کی قوم نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور رد کر دیا۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی راہ میں دلیری کے ساتھ اپنے شہر سے نکلتا ہے اور جس طرح یونس نبی نینوا کو گیا اسی طرح وہ ایک بت پرست شہر میں جا کر ان کو توحید کی طرف بلاتا اور توبہ کا وعظ کرتا ہے۔ اس واقعہ سے یقیناً اس بات پر روشنی پڑتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے صدق دعوے پر کس درجہ ایمان تھا"

آپ مکہ واپس آئے اور خدا کا پیغام پھر پوری تندہی سے آپ نے پہنچانا شروع کر دیا۔ آپ کی بعثت کو اب تیرہ سال ہو چکے تھے اور مکہ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو کے قریب پہنچ چکی تھی۔ مکہ کے سرداروں نے ایک دن پورے اتفاق سے یہ فیصلہ کیا کہ آج رات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے گھر میں ہی گھیرا ڈال کر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی عین اسی وقت اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آج رات مکہ چھوڑ کر یثرب کو ہجرت کر جاؤ۔ یثرب وہ شہر ہے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے بعد اس کا نام مدینۃ الرسول ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ مدینہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ یہ مکہ سے اڑھائی سو میل شمال میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے جانی دشمنوں کے ہاتھوں سے بچایا اور آپ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔ مدینہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ترقیات اور کامیابیوں کا دروازہ کھول دیا۔ مکہ والوں نے جب مسلمانوں کو ترقی کرتے دیکھا تو انہوں نے ایک ہزار کا ایک عظیم لشکر تیار کیا اور مدینہ کے قریب مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے پہنچ گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حفاظت کرنے کے لئے دشمن کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ اپنے صحابہؓ کو لیکر جو صرف تین سو تیرہ تھے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مدینہ سے باہر "بدر" کے مقام پر آ گئے۔ دشمن کی تعداد زیادہ تھی اور ان کے پاس جنگ کے سامان بھی بہت زیادہ تھے۔ اس کے مقابلہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تھوڑے بھی تھے۔ کمزور بھی تھے اور سامانِ جنگ بھی ان کے پاس تھوڑا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسی مدد فرمائی کہ دشمن کو بہت ہی عبرتناک شکست ہوئی۔ ان کے ستر سردار تو مارے گئے۔ ستر ہی قید کر لئے گئے اور باقی ڈر کے مارے بھاگ گئے اسی طرح مکہ کے قریش اور عرب کے دیگر دشمنوں نے کئی دفعہ حملے کر کے مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اسلام کی حفاظت کے لئے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور ہر میدان میں آپ کو فتح نصیب ہوئی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو مجسم رحمت تھے آپ نے کبھی ایک دفعہ بھی جارحانہ (OFFENCIVE) حملہ نہیں کیا ہاں دشمن ہی ہمیشہ آپ پر حملہ آور ہوا تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے دفاع (DEFENCE) کرنے کا حکم دیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ پر بھی فتح بخشی۔ اس وقت آپ کے پاس دس ہزار صحابہ کرامؓ کا لشکر تھا اور مکہ کے لوگ شکست خوردہ مجرموں کی صورت میں آپ کے سامنے پیش ہوئے آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ آج کیا سلوک کیا جائے تو مکہ والوں نے کہا کہ ہم آپ سے اس سلوک کی امید رکھتے ہیں جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ تب آپ نے فرمایا۔

تَاللّٰہِ لَا تَثْرِیبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔

خدا کی قسم! آج تم کو عذاب تو کیا کسی قسم کی سرزنش بھی نہیں کی جائیگی یہ کہہ کر آپ نے سب کو معاف کر دیا یہ عفو عظیم تھا جو آپ نے کیا۔ دنیا کی تاریخ میں کوئی اس عفو کی مثال نہیں مل سکتی۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حقیقۃً دنیا کے لئے رحمت تھے اور آپ کے اخلاق بھی ایسے حسین اور اعلیٰ تھے۔ کہ جن کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا ہی پیاری دعا فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

یعنی: اے میرے رب اس پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمیشہ اپنی خاص رحمتیں اور خاص سلامتی نازل فرما۔ آمین

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

(امتہ الحمید مجید)

ڈاکٹر محمود احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم خالد عمر صاحب ولد میاں محمد عمر صاحب ایل پی ڈی ریٹائرڈ ساہیوال

میرے ماموں جان ڈاکٹر محمود احمد صاحب مرحوم جو محترم میاں عبدالرشید صاحب چیف ڈرافٹس مین کے بیٹے اور حضرت میاں چراغ الدین صاحب رئیس اعظم لاہور کے پوتے تھے۔ یہ دونوں حضرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ لاہور میں یہ خاندان میاں فیملی کے نام سے مشہور ہے اور احمدیت قبول کرنے میں یہ دوسرا خاندان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے نبوت سے پہلے تعلقات اسی خاندان سے تھے۔ میرے نانا جان حضرت میاں عبدالرشید سرکاری ملازم ہونے کی وجہ سے امرتسر میں بہت عرصہ رہے۔ آپ کا مکان احمدیہ مسجد کے قریب تھا۔ اسلئے یہ گھر احمدیت کا مرکز رہا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر قادیان سے امرتسر اور لاہور کا سفر فرماتے تو وہاں ہی قیام کرتے۔

ماموں جان مرحوم قریباً ۱۹۱۹ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی پائی اور چھوٹی عمر میں ہی قرآن مجید پڑھا۔ شروع ہی سے دین کے ساتھ لگاؤ تھا۔ پھر سکول میں داخل ہوئے میٹرک پاس کیا پھر ایم او کالج امرتسر میں میڈیکل کی تعلیم پائی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد بھی رہے ہیں۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ جماعتی کاموں اور جماعتی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان اور خلیفہ وقت سے دلی عقیدت رکھتے تھے۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور درثمین سے اور کلام محمود سے نظمیں جو آپ کو زبانی یاد تھیں اکثر خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔

مرحوم بہت کم گو طبیعت کے حلیم۔ باعزم۔ ایماندار اور دینی غیرت رکھتے تھے۔ عاجزی اور انکساری میں نمایاں درجہ رکھتے تھے۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک تھے۔ بحیثیت ڈاکٹر ہونے کے انہوں نے بنی نوع انسان کی خدمات خلوص دل سے سرانجام دیں۔ آپ نافع الناس وجود تھے۔ غریب پروری آپ کا شیوہ تھا۔ قیام پاکستان سے پہلے ہر جلسہ سالانہ قادیان میں اور قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں ضرور شامل ہوتے تھے شادی ۱۹۴۵ء میں ہوئی۔ تقسیم ملک پر بجائے لاہور آنے کے قادیان چلے گئے اور پھر وہاں سے مہاجر ہو کر لاہور آئے۔ آپ نے صبر و استقلال کا بہترین نمونہ پیش کیا

آخر ۱۲ جولائی ۱۹۷۵ء کو پیٹ درد کی وجہ سے بیمار رہے۔ درد گردہ اور جوڑوں کے درد کی تکلیف پہلے سے تھی۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے۔ لیکن حالت دن بدن خراب ہوتی گئی۔ یکم اگست ۱۹۷۵ء کو بروز جمعہ رات کو ۹ بجے ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ہفتہ کی صبح کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ بڑے لڑکے کا نام طاہر محمود صاحب لندن میں مقیم ہیں دوسرا لڑکا منور محمود جرمنی میں ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے
آمین

درخواست دعا

مکرم محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ سپورٹس کے رحیم یار خاں کی بچی لندن میں ہے اس کے دونوں گردے خراب ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ان کو ایک گردہ دل جائے تو ان کی صحت ٹھیک ہو سکتی ہے۔ عزیزہ کا بھائی گردہ دینے کے لئے لندن پہنچ گیا ہے۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بہن بھائی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور آپریشن کامیاب ہو۔ آمین

مرزا منور احمد
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

(جہلم و گجرات)

۱۔ مکرم ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب	گالا گوجراں	۱۰۵۰۔۰۰
۲۔ " کرنل اعجاز ربانی صاحب	گجرات	۱۰۴۰۔۰۰
۳۔ " کیپٹن حاجی احمد ایاز صاحب	کھاریاں	۱۰۲۷۔۰۰
۴۔ " صوبیدار غلام رسول صاحب	منڈی بہاؤالدین	۱۴۰۰۔۰۰
۵۔ " مرزا غلام رسول صاحب	"	۱۰۰۰۔۰۰
۶۔ " چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں	"	۱۴۰۰۔۰۰
۷۔ " بشیر احمد صاحب وینس	"	۱۰۰۰۔۰۰
۸۔ " جمیل احمد صاحب	سرائے عالمگیر	۱۲۵۰۔۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تینتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا تینتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار ایک دن کے لئے منعقد ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ خدام شمولیت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ اپنی مقررہ تاریخ مؤرخہ ۸ اپریل ۱۹۷۶ء کو سپردِ ڈاک کر دیا گیا ہے۔ خریدار احباب ماہنامہ "انصار اللہ" نہ ملنے کی صورت میں مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو مطلع فرما دیں تاکہ ان کی خدمت میں رسالہ دوبارہ بھجوا دیا جائے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ چک نمبر ۱۴ جنوبی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں ۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعمر تقریباً ۷۵ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نمازی، پرہیزگار اور احمدیت کی شیدائی تھیں۔ خود رؤیا کے ذریعہ تمام خاندان کی مخالفت کے باوجود احمدی ہوئیں۔ اور پھر مشکل سے مشکل وقت میں بھی ثابت قدم رہیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ احمدیت سے وابستہ رکھے۔ آمین

چوہدری محمد اقبال
۳۵/۴ دیولی لائنز چک لالہ راولپنڈی

دعوتِ ولیمہ اور درخواستِ دُعا

ربوہ ۵ اپریل ایک بجے بعد دوپہر محترم مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی، پروپرائٹر حبیب کلاتھ ہاؤس، گولبازار ربوہ نے اپنے لڑکوں عزیزان نصیر احمد اور لطیف احمد جاوید سلمہما اللہ تعالیٰ کی دعوتِ ولیمہ دی جس میں ربوہ کے ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان (جو ان دنوں پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں) نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیز نصیر احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الجمیل بنت معراج دین صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ بعوض پانچ ہزار روپے مہر اور عزیز لطیف احمد جاوید کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ السلام بنت برکت علی صاحب سیالکوٹی دارالیمن ربوہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں یکم اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز عصر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

اعلانات نکاح

۱۔ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء بروز منگل مکرم مولوی محمد منور صاحب نے خاکسار کے بیٹے عزیز مظفر احمد بھٹی کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المؤمن بنت چوہدری اقبال احمد صاحب بھٹی ساکن ڈیرہ غازیخاں مسجد سلام فیکٹری ایریا میں مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک کرے اور اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(بشیر احمد بھٹی ۴۸/۲۶ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۲۔ برخوردار عبدالغفور ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ دختر محمد الدین صاحب ساکن ۱۱۷ چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ بعوض حق مہر تین ہزار روپے محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب ولد اللہ دتہ صاحب نے مؤرخہ ۲۵/۳/۷۶ بمقام چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ پڑھا۔

احباب کرام سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شریف احمد دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم حافظ مبین الحق صاحب (پائین بجڈیو) عرصہ دو ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پندرہ دن فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے ہیں مگر کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ بیماری کا اثر آنکھوں پر بھی ہو گیا ہے۔ دیکھنے پڑھنے سے معذور ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے کافی پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیاں دور کرے۔ آمین (شمس الدین دارالعلوم شرقی ربوہ)

۲۔ خاکسار کی پنشن کا تاحال فیصلہ نہیں ہوا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد فیصلہ فرمائے اور میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (مظفر حسین عباسی سمندری ضلع لائل پور)

ھُوَالشَّافِی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۲۶/۲۷

مرکزی تربیتی کلاس مؤرخہ ۱۶ اپریل تا ۲۹ اپریل منعقد ہو رہی ہے ہر مجلس سے کثرت سے خدام اس میں شمولیت فرمائیں۔ (ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آقا کا خطاب خدام سے

مورخہ ۱۸ شہادت / اپریل ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء بروز اتوار

مجلس خدام الاحمدیہ کا بتیسواں (۳۲) سالانہ اجتماع

خدام اپنے اجتماع میں کثرت سے شرکت فرمائیں۔ اپنے آقا کی زیارت سے فیضیاب ہوں اور حضور کے روح پرور ارشادات سے مستفید ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر واقفِ زندگی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ — افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر واقفِ زندگی ۶ ماہِ شہادت ۱۳۵۵ ہجری شمسی مطابق ۶ اپریل ۱۹۷۶ء بروز منگل صبح نو بجے حیدر آباد (سندھ) میں بعمر قریباً ۶۹ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی اہلیہ اور سب سے چھوٹے فرزند خلیق سلطان جو وفات کے وقت مرحوم کے پاس تھے بعض دیگر اعزہ کے ہمراہ ۷ اپریل ۱۹۷۶ء کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس جنازہ ربوہ لائے۔ اُسی روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت بعد نماز عشاء محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ مربیان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، تحریکِ جدید اور دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کارکنان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ جنازہ کے ہمراہ دیگر کثیر التعداد احباب کے علاوہ محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید، محترم پیر معین الدین صاحب، محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ اور محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم بھی مقبرہ بہشتی گئے اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں رہے۔

مرحوم تحریکِ جدید کے ابتدائی واقفینِ زندگی میں سے تھے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نومبر ۱۹۳۴ء میں خدمتِ اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو ابتداء میں جن نوجوانوں کو حضور رضی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندگیاں وقف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں مرحوم بھی شامل تھے۔ ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء کو حضور رضی نے ان کا وقف قبول فرمایا۔ وقف کرنے والوں میں ان کا نمبر آٹھواں تھا۔ اس کے بعد انہوں نے مسلسل ۳۶ سال تک مختلف حیثیتوں میں خدمات سرانجام دیں۔ اولاً انہوں نے تبلیغی سروے کا کام کیا پھر ویرووال ضلع امرتسر اور مکیریاں ضلع ہوشیارپور کے تبلیغی مراکز میں لمبا عرصہ تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد ان کی خدمات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں منتقل کی گئیں جہاں آپ نے قریباً اٹھارہ سال بطور انسپکٹر خدام الاحمدیہ خدمات سرانجام دیں اور خرابیٔ صحت کی بناء پر ریٹائر کئے گئے۔ آپ بیک وقت تحریکِ جدید اور خدام الاحمدیہ کے پنشن یافتہ تھے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابی حضرت مولوی محمود الحسن خان صاحب رضی کے نواسے تھے۔ بہت مخلص خادمِ سلسلہ تھے اور دینی غیرت ان میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ بہت نڈر اور دلیر واقع ہوئے تھے اور ہمدردیٔ خلق کے وصف سے خاص طور پر متصف تھے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء میں شرکت کے بعد اپنے عزیزوں کے پاس پہلے کراچی گئے پھر وہاں سے حیدر آباد جا کر محترم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر ماہر امراضِ چشم سے موتیابند کا آپریشن کرایا جو کامیاب رہا۔ زخم بڑی حد تک مندمل ہو گیا تھا لیکن اچانک دل کا شدید حملہ ہوا۔ قریباً بیس روز تک ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد ڈاکٹر عقیل صاحب کے گھر واپس آگئے اور بظاہر بالکل ٹھیک تھے۔ ۶ اپریل کو ضعف کی شکایت ہوئی اور اچانک رحلت کر گئے۔

مرحوم نے تین صاحبزادیاں اور تین فرزند شفیق سلطان صاحب ناصر اسسٹنٹ فورمین (22/F 357 واہ کینٹ)، رفیق سلطان صاحب ایم۔ اے اور عزیز خلیق سلطان متعلم تھرڈ ایئر کلاس اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور بچوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین

درخواستِ دعا

میرا تایا زاد بھائی نصیر احمد دو سال سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد سی۔ ایم۔ ایچ لاہور کینٹ)